INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Episode: 4

یزید کا عبرتناک انجام

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 4

منظر کا تصور کیجیے اور تاریخ کی بساط الٹتے دیکھیے:

جس دمشق کو امام حسینؑ کے خونِ ناحق پر جشن منائے جانے کے لیے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا، جہاں یزید سونے کے تخت پر بیٹھ کر غرور اور تکبر سے مسکرا رہا تھا اب اسی دمشق کی فضا بدلنے لگی تھی۔ خونِ مظلوم کا یہ خاصہ ہے کہ وہ بہنے کے بعد بھی خاموش نہیں رہتا، بلکہ وہ ظالم کے اپنے ہی گھر کی دیواروں سے اس کی رسوائی کی داستان بن کر گونجتا ہے۔

باطل نے تو سوچا تھا کہ وہ نواسۂ رسولؐ کا سر قلم کر کے چین کی نیند سوئے گا، لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ اب اس کی راتوں کی نیندیں، اس کا سکون اور اس کا چین ہمیشہ کے لیے دفن ہونے والا ہے۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 4

سیدہ زینبؑ اور امام زین العابدینؑ کے خطبات نے دمشق کے گلی کوچوں میں وہ کہرام مچایا کہ خود یزیدی فوج کے اپنے لوگ یزید کو ملامت کرنے لگے۔ لیکن سب سے بڑا اور ہلا دینے والا دھچکا یزید کو اس وقت لگا جب اس کے اپنے محل کی خواتین، جن میں اس کی بیوی ہند بھی شامل تھی، سید الشہداؑ کے سرِ انور کے ساتھ کی جانے والی بے ادبی اور بیبیوں کی مظلومیت کا سن کر تڑپ اٹھیں۔

روایات میں آتا ہے کہ یزید کی بیوی ہند، اپنے سر سے چادر پھینک کر، ننگے پاؤں دوڑتی ہوئی یزید کے بھرے دربار میں آگئی اور چیخ کر بولی:

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 4

"اے یزید! کیا یہ رسول اللہ ﷺ کے جگر گوشے حسینؑ کا سر ہے؟
کیا تو نے فاطمہؑ کے لال کو ذبح کروا دیا؟"

یزید اپنی ہی بیوی کے سامنے بری طرح لاجواب ہو گیا اور بوکھلاہٹ میں کہنے لگا:

"ہاں! اس پر ماتم کرو، ابنِ زیاد نے جلدی کی۔"

کتنا بڑا عبرت کا مقام ہے کہ جس محل سے کبھی مظلوموں پر ہنسنے اور جشن منانے کی آوازیں آتی تھیں، اب اسی یزید کے محل کے اندر سے آلِ رسول ﷺ کے غم میں کہرام، بین اور چیخ و پکار کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ)

حسینؑ کو شہید کر کے یزید جس سلطنت اور مادی اقتدار کو بچانا چاہتا تھا، وہ اسے ایک لمحے کے لیے بھی راس نہ آئی۔ وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا، اسے مظلومِ کربلا کا نورانی چہرہ اور معصوم بچوں کی پیاسی سسکیاں سنائی دیتیں۔ وہ پچھتاوے اور ندامت کی ایسی تپتی ہوئی آگ میں جلنے لگا جہاں اس کی اپنی ظاہری سلطنت اس کے لیے دوزخ کا ایک نمونہ بن گئی۔

مورخین لکھتے ہیں کہ یزید اپنی زندگی کے آخری ایام میں شدید تنہائی، خوف اور نفسیاتی اذیت کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ دربار میں بیٹھ کر اکثر اپنے ہی گورنر ابنِ زیاد پر لعنت بھیجتا اور کہتا:

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH

Epi: 4

"ابنِ زیاد نے مجھے دنیا بھر میں ذلیل کر دیا! اس نے حسینؑ کو قتل کر کے میرے لیے مسلمانوں کے دلوں میں ابدی نفرت کا بیج بو دیا ہے۔"

وہ اقتدار، وہ سونا چاندی، وہ مادی فوج جس پر اسے ناز تھا، اس کے اپنے ہی ضمیر کی عدالت میں اس کی ذلت کا سب سے بڑا سبب بن گئی۔"

(بحوالہ: تاریخِ طبری)

سن 64 ہجری کا وہ سال... جب کائنات کے سب سے بڑے مجرم پر زمین تنگ ہو گئی اور قہرِ خداوندی کی تلوار بے نیام ہوئی۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Epi: 4

وہ یزید جو کبھی غرور کے نشے میں چور ہو کر تخت پر اکڑتا تھا، اب ایک کتے کی طرح تڑپنے پر مجبور ہو چکا تھا۔ مورخین اور اہلِ سیر لکھتے ہیں کہ اپنی موت سے چند دن پہلے یزید کے پورے جسم پر شدید ترین خارش اور جلن کا ایسا عذاب نازل ہوا کہ جیسے کسی نے اس کی کھال کے اندر دہکتے ہوئے کوئلے بھر دیے ہوں۔ اس کے پیٹ کے اندر تپش کا وہ عالم تھا کہ وہ پیاس سے پاگلوں کی طرح چلاتا، گلا پھاڑ پھاڑ کر پانی مانگتا، مگر جیسے ہی پانی اس کے ہونٹوں کے قریب لایا جاتا، اس کے اندر کی آگ پانی کو چھوتے ہی ابلنے لگتی اور وہ تڑپ کر دور گر جاتا۔ پانی کا ایک ایک گھونٹ پینے کے لیے وہ اس طرح بلکتا تھا جیسے اس نے کربلا کے معصوم اور پیاسے بچوں کا پانی بند کر کے ان کی جان لی تھی۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 4

موت کے آخری لمحات میں اس کی حالت یہ تھی کہ

اس کا چہرہ خوفناک حد تک کالا سیاہ پڑ چکا تھا، اس کی آنکھیں خوف سے ابھر آئی تھیں جیسے وہ عذاب کے فرشتوں کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہا ہو۔

وہ بستر پر لیٹ کر چیختا:

"مجھے بچاؤ! حسینؑ کا خون مجھے جینے نہیں دیتا!"

آخر کار، وہ ملعون محض 37 یا 38 سال کی عمر میں تڑپ تڑپ کر، سسکیاں لیتا ہوا، اپنی ہی غلاظت میں لت پت ہو کر مرا۔

دمشق کی مٹی نے بھی اسے اس طرح رد کیا کہ اس کی ناپاک لاش کو دفنانے کے لیے مٹی کھودی گئی تو وہاں سے بدبو کا ایسا طوفان اٹھا کہ لوگوں نے جلدی جلدی اس پر مٹی ڈال دی اور بھاگ کھڑے ہوئے۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 4

آج چودہ سو سال بعد تاریخ کا ابدی اور کڑا انصاف دیکھیے دمشق میں یزید کا وہ عالی شان محل، وہ سونے کا تخت اور اس کی جابرانہ سلطنت مٹی کا ڈھیر بن کر ہوا میں اڑ چکے ہیں اور اس کی گندی قبر کا نشان تک مٹ چکا ہے، لوگ اس کے نام پر لعنت بھیجتے ہیں! اور دوسری طرف، تپتی ریت پر بے گور و کفن چھوڑے جانے والے پیاسے حسینؑ کا نام، ان کی یاد اور ان کا مقدس روضہ کائنات کے دل پر عزت، حیا، وقار اور آزادی کا ابدی مرکز بن کر قیامت تک چمک رہا ہے۔

(بحوالہ: الکامل فی التاریخ)

میری اور آپ کی روح اس ہولناک انجام اور یزید کی تڑپتی ہوئی موت کا تصور کر کے کانپ تو اٹھتی ہے، لیکن

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 4

ذرا ٹھہر کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ایک سوال تو کیجیے

ہم جب اس دنیا میں کسی غلط، کرپٹ یا بے اصول انسان کو عارضی طور پر کامیاب ہوتے دیکھتے ہیں، اس کے پاس حرام کا پیسہ، رعب، طاقت اور عیاشی دیکھتے ہیں، تو ہمارا دل کیوں کڑھنے لگتا ہے؟

ذرا یزید کے اس عبرت ناک انجام کو اپنے دل میں اتاریے باطل کے پاس سب کچھ ہو کر بھی آخر میں کیا بچا؟

تڑپتی ہوئی موت، ابدی لعنت، پچھتاوا اور نام و نشان کا مٹ جانا۔

اور حسینیت کے پاس بظاہر سب کچھ لُٹا کر بھی کیا بچا؟ چودہ سو سال سے کائنات کے ذرے ذرے پر اور انسانیت کے دلوں پر لازوال راج۔

زندگی میں جب بھی کبھی اپنے چھوٹے سے فائدے کے لیے کوئی غلط راستہ چننے کا خیال آئے، تو یاد رکھیے گا کہ باطل کا جشن صرف چند دن کا ہوتا ہے، مگر اس کا انجام ہمیشہ تڑپتا ہوا اور ذلت آمیز ہوتا ہے۔

اپنے اصولوں پر ڈٹ جایئے،

اپنے اندر وہ جرات پیدا کیجیے کہ دنیا کی کوئی مادی چمک دمک آپ کو سچ کے راستے سے نہ بھٹکا سکے،

کیونکہ آخر کار فتح صرف اور صرف حق کی ہی ہونی ہے۔